GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

Waheed Tabish Poetry: Introduction and Analysis

کلام وحید تابش: تعارف و تجزیہ

Muhammad Shahbaz Akmal
Dr. Abdual Sattar Malik
MPhil Scholar Department of Urdu Allama Iqbal University Islamabad
Lecturer, Department of Urdu Allama Iqbal University Islamabad at-
abdul.sattar@aiou.edu.pk

Abstract
Waheed Tabish was the poetic brilliance of Urdu literature and poetry. His poetry is the incarnation of social and intellectual insight of the particular epoch, but he could not come to the literary-critical limelight due to his confinement in a backward area. His poetic work is unpublished. The researcher collected and compiled his literary work. This research paper is a sort of preface to have a keen understanding of his work. In this research paper a short introduction, his poetic work has been given. Main features of his poetry have also been presented with relevant examples.

Keywords-Waheed Tabish, Poetry, Dera Ghazi Khan, Manuscript of Tabish.

قیام پاکستان کے بعد ڈیرہ غازی خان میں ادبی حلقوں کی بنیاد رکھنے والی چند شخصیات میں وحید تابش کا نام سر فہرست ہے۔ وحید تابش ایک اچھے شاعر تھے۔ وہ 15 اکتوبر 1932ء کو پھلور ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے [1] اور ۲۰۱۱ء میں فوت ہوئے۔ ان کا خاندان جالندھر (ہندوستان) سے ہجرت کر کے ڈیرہ غازی خان آیا، وحید تابش اور ان کے بڑے بھائی مجید تمنانے ادبی سرگرمیوں کا آغاز کیا تو شہر کے شیخ و شاب اہل ذوق و فن ان کے گرد جمع ہونا شروع ہوئے اور عامل متھراوی کی سر براہی میں ایک ادبی حلقہ تشکیل پا گیا۔ پیشے کے لحاظ سے وحید تابش استاد تھے، یہی وجہ ہے کہ ادب کی ایک بڑی روایت ان کے زیر مطالعہ رہی۔ شروع ہی سے اساتذہ کا کلام پڑھتے پڑھتے غزل کی روایت ان کے مزاج کا حصہ بن گئی، لیکن وہ اپنے گردو پیش سے بھی بے خبر نہ تھے اسی لیے جہاں انھوں نے روایت کی پاسداری کی وہاں انھوں نے ترقی پسندوں کے کئی موضوعات کو بھی قبول کیا اس لیے ان کے ہاں داخلی اور خارجی شعور کے واضح امکانات موجود ہیں۔

راقم نے تدوین کی غرض سے مختلف ماخذات سے وحید تابش کے کلام کی جمع آوری کی۔ ذیل کی سطور میں ان کے کلام کا تعارف، تدوینی طریقہ کار اور خصائص بیان کیے گئے ہیں۔

وحید تابش کی شاعری کا دور دراصل 1951ء سے 2009ء (58 سالوں) کو محیط ہے۔ عہد بہ عہد ان کی سوچ کے زاویوں کی تبدیلی ان کے کلام سے نمایاں ہوتی رہی جو کسی آیئڈیالائزیشن کے تحت نہیں بلکہ فطری ہے۔ دراصل "آیئڈیالائزیشن" خواہ وہ کسی بھی موضوع کی ہو، شاعر کو اس کی معراج تک نہیں لے جاسکتی، کوئی بھی شاعر ادیب یا لکھاری اپنے اندرون کے اظہار کے لیے ایک سمت کا تعین نہیں کر سکتا بلکہ اس کے اظہار کی سمت وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے جس میں اس کی ذات کا عکس نمایاں نظر آتا ہے۔ "ذات کا عکس" حیاتیاتی تجربے اور مشاہدے میں ذاتی کرب سے حاصل ہونے والا فیضان ہے۔ اظہار کرنے والا نہ چاہتے ہوئے نفسیاتی واردات سے مغلوب ہو کر اسی تجربے اور مشاہدے کو احاطہ بیان میں لے آتا ہے جو اس کے لیے عکسِ ذات بن جاتا ہے۔ سوچ کی سچائیاں، جذبے کی صداقتیں اور تجربے کے تجزیے کی نازک اور پر اسرار سطحیں! یہ چیزیں نہ ہوں تو شعر بس ایک صدائے رائگاں ہے۔ اظہار کے ان وسیلوں نے غزل کی دنیا کے اندر معانی اور تاثیر کی ایسی لہر دوڑا دی جو نئے دور کے ذہنی تقاضوں کو اپنے دامن میں لے کر آگے بڑھتی ہے۔

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

وحید تابش اپنے کلام کو "خوشبو کا سفر" کے نام سے شائع کرانا چاہتے تھے لیکن انھی دنوں پروین شاکر کا شعری مجموعہ "خوشبو" منظر عام پر آگیا اور وحید تابش کے کلام کی اشاعت کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا، اور یوں یہ معاملہ التوا کا شکار ہوتا رہا۔ وحید تابش کی قلمی بیاضوں کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وحید تابش نے اپنے کلام کو کئی مرتبہ جمع کیا مگر شائع نہ کر سکے۔2

وحید تابش زیادہ تر اپنے کلام کی اشاعت مقامی رسائل و جرائد میں کراتے تھے۔ وحید تابش کی نظمیں اور غزلیں مقامی رسالہ "گلہائے رنگ رنگ"3، مقامی اخبارات ہفت روزہ "غرب"4 اور "بلال"5 میں شائع ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ وحید تابش کے ماہیئے سہ ماہی "ارتکاز"6 کراچی جون تا دسمبر 2003 میں، ایک غزل "دوست کیا خوب وفاوں کا صلہ دیتے ہیں" سہ ماہی "فاران"7 کراچی جولائی 1967 میں اور ایک نظم بعنوان "بازگشت" ماہنامہ "ماہ نو"8 اگست 1982 میں شائع ہوئی۔

جولائی 1967 میں وحید تابش کی غزل جس کا مطلع "ہر نئے موڑ پہ اک زخم نیا دیتے ہیں" ہے سہ ماہی فاران میں چھپی اور نصرت فتح علی خان نے گائی لیکن اس غزل کو تابش دہلوی کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس تنازع پہ تابش دہلوی اور وحید تابش کے درمیان خط و کتابت بھی ہوئی اور اپنے ایک خط میں تابش دہلوی نے اس غزل سے تحریری انکار کیا تابش دہلوی نے تحریری تصدیق نامہ لکھا 30 اگست 1998 کی تاریخ کے ساتھ دستخط بھی کیے۔ لکھتے ہیں:

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ غزل جس کے مطلع کا پہلا مصرع ہے۔

'ہر نئے موڑ پہ اک زخم نیا دیتے ہیں' میری نہین ہے"9

ناصر زیدی لکھتے ہیں

"وحید تابش نے گفتگو کے دوران بتایا کہ مقطع میں تابش تخلص استعمال ہونے کی وجہ سے ریکارڈ پر تابش دہلوی کا نام دے دیا گیا۔ جب میں نے مختلف ٹی وی چینلز پر اور کیسٹ میں تابش دہلوی کے نام سے غزل کو چلتے سنا تو بھاگ دوڑ کر ہر جگہ درستی کرائی۔ تابش دہلوی نے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر بھیجا کہ یہ غزل میری نہیں، یوں حق بہ حق دار رسید کا مسئلہ حل ہوا مگر اب بھی یہ غزل میرے نام سے گائی ہی نہیں جا رہی"10

وحید تابش نے اپنی سوچ اور نظریے کا پرچار نظم و غزل میں تو کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ قطعات نگاری میں بھی ان کے جواہر کھل کے سامنے آتے ہیں۔ وحید تابش ایک بے باک اور بے ساختہ قطعہ نگار ہیں۔ وحید تابش کی قطعات نگاری سے مقامی اور ملکی سطح کی سیاسی و سماجی صورتحال پر مبنی تاریخی شعور نمایاں ہوتا ہے جو ان کے حالات حاضرہ پر بے باک تبصرے اور بے لاگ تنقید سے مزید جلا پاتا ہے۔

سلیم فراز کہتے ہیں:

"قطعات تابش جس طرح مقامی سیاست کی عکاسی کرتے ہیں اسی طرح ملکی سیاست کی آئینہ داری کرتے نظر آتے ہیں۔ موجودہ حالات کا باریک بینی سے مشاہدہ کرنا، پھر تجزیہ کر کے اپنی رائے کو منظوم طریقے سے پیش کرنا کارِ دشوار ہے۔ لیکن وحید تابش اس فن کے ماہر ہیں۔ خبروں اور حالات کا تجزیہ طنزیہ انداز سے پیش کرنا ان کے قطعات کا خاصا ہے۔ جس

کی مثال میں ان کے بے شمار قطعات پیش کیے جا سکتے ہیں۔"11

قطعات تابش کا بیشتر حصہ سیاسی شخصیات وحالات اور اپنے علاقے کے حالیہ واقعات وحالات پر مبنی ہیں۔ وحید تابش نے اپنی قطعات نگاری کا آغاز ڈیرہ غازی خان کے مقامی ہفت روزہ "غرب" میں "قطعات تابش" کے عنوان سے 1990 میں کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک اور مقامی ہفت روزہ "بلال" میں بھی قطعات لکھے لیکن زیادہ تر آپ "غرب" سے وابستہ رہے۔ وحید تابش نے 1990 سے 1997 تک مسلسل قطعات لکھے، 1997 میں دیگر مصروفیات کے باعث یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد 2002 سے دوبارہ قطعات نگاری کا آغاز کیا اور 2003 تک ہفت روزہ "بلال" میں قطعات لکھے اس کے بعد دوبارہ "غرب" سے وابستہ ہو کر 2005 تک قطعات لکھتے رہے۔ ایک دفعہ پھر یہ سلسلہ تعطل کا شکار ہونے کے بعد 2007 سے 2009 تک جاری رہا۔ 2009 میں شدید علالت کے باعث وحید تابش قطعات نگاری کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔12

وحید تابش کی قطعات نگاری کو تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

پہلا دور: 1990 تا 1997

دوسرا دور: 2002 سے 2005

تیسرا دور: 2007 سے 2009

اسی زمانی ترتیب کو وحید تابش کے قطعات کی تدوین میں بروئے کار لایا گیا۔

چہرے، گلیاں خواب:-

"چہرے گلیاں خواب" وحید تابش کا پہلا مطبوعہ شعری انتخاب ہے جو ان کے دیرینہ دوست "محمد رفیق" نے مرتب کر کے کیلگری، کینیڈا سے 2015 میں شائع کیا۔ یہ مجموعہ وحید تابش کی مکمل شعری بساط کا احاطہ نہیں کرتا اس لیے اسے شعری انتخاب کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔ اس مجموعے کا انتساب "ہمدم دیرینہ کے نام" ہے۔ آغاز میں پانچ غزلیں، ایک نعت اور ایک نظم کو دیدہ زیب بیک گراونڈ کے ساتھ شامل اشاعت کیا گیا ہے نیز ایک قطعہ بنام امین رامے بھی درج ہے۔ یہ مجموعہ کل 57 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں وحید تابش کے چھوٹے بیٹے عمران وحید کی وساطت سے ایک تین مضامین، دو رودادیں، تیرہ غزلیں اور ایک نظم شامل ہے۔ پہلا مضمون محمد امین رامے نے 18 جنوری 2015 کو کیلگری کینیڈا سے بعنوان "محمد وحید تابش: ایک دیرینہ دوست" تحریر کیا ہے۔ دوسرا مضمون روزنامہ نوائے وقت لاہور سے انور سدید کا تحریر کردہ بعنوان "کچھ وقت وحید تابش کے ساتھ" شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ تیسرا مضمون روزنامہ پاکستان میں فاروق فارس کا تحریر کردہ بعنوان "وحید تابش: ڈیرہ غازی خان کی شاعری کا معتبر حوالہ" شامل ہے۔ پہلی روداد ادبی تنظیم 'بزم دانش ڈیرہ غازی خان' کے زیر اہتمام ہونے والی ایک نشست "بیاد وحید تابش" ہے جس کی صدارت ڈیرہ غازی خان کے سینئر شاعر سلیم فراز نے کی اور دیگر شعرا نے وحید تابش کو منظوم خراج تحسین پیش کیا تھا دوسری روداد 26 اپریل 1981 کو "ایک شام وحید تابش" کے نام منائی گئی، جس کی نقابت "محسن نقوی" نے کی اور دیگر شرکا میں طارق خورشید، جمال ناصر، ڈاکٹر احمد یار قیصرانی اور مسعود مختار شامل تھے۔ ان تمام شرکا نے وحید تابش کے شعری سفر پر مکمل بات کی اور وحید تابش کی غزل کو سراہا۔ آخر میں وحید تابش نے سامعین کو اپنے کلام سے محظوظ کیا۔ وحید تابش کے کلام سے چند اشعار درج ذیل ہیں:

کس نے کیا ہے اجلی سوچ کی خوشبو کو تسخیر
کب مٹتی ہے اس کے ہاتھوں پر لکھی تحریر
کب ٹھہری ہے اجلی سوچ کے پاوں میں زنجیر
کھلی فضا میں کھینچ کے لائی آدم کی تقصیر13

پس سرورق پر وحید تابش کی تصویر اور تعارف درج ہے جو وحید تابش نے وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔

وحید تابش کا کلام چھ (۶) بیاضوں کی صورت میں دستیاب ہے۔ بیاضوں کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ وحید تابش نے ہر شعری صنف کے لیے علاحدہ بیاض کا استعمال کیا ہے، یہ بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وحید تابش ہر شعری صنف کے لیے الگ مجموعہ شائع کرانا چاہتے تھے لیکن وقت نے مہلت نہ دی اور یہ کام ادھورا رہ گیا۔ ذیل میں ان بیاضوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

بیاض نمبر1:۔

کالی اور نیلی سیاہی کے فاؤنٹین پین سے محررہ وحید تابش کی قلمی بیاض ہے۔ یہ مٹیالے رنگ کی 9*6 کی لوہے کے رنگ والی نوٹ بک ہے۔ 123 صفحات پر مشتمل اس بیاض میں صرف 98 غزلیں شامل ہیں۔ اس بیاض میں کوئی نظم یا قطعہ درج نہیں ہے۔ وحید تابش خوش خط تو نہ تھے لیکن ان کا املا واضح اور صاف ہے۔ غزلیات کی تدوین کے دوران اس نسخے کو بنیادی نسخہ بنایا گیا کیونکہ یہ بیاض انشائے مصنف کے قریب تر ہے اور غزلیات کے مجموعے کو ترتیب دینے کی پہلی کوشش ہے۔ بعض الفاظ قدیم مروجہ املا میں لکھے گئے ہیں جن کی تفہیم کے لیے ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، رشید حسن خان، مولانا امتیاز علی عرشی اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی اردو املا قواعد سے متعلق لکھی گئی کتب سے استفادہ کیا گیا۔

بیاض نمبر2:۔

یہ بیاض 1955 کے کیلنڈر کی ایک 2*5 کی ایک چھوٹی سی غیر مجلد ڈائری ہے۔ 128 صفحات پہ 60 غزلوں کو چھوٹے الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے۔ غزلوں کے علاوہ اس بیاض میں 8 نظمیں اور 40 قطعات نیلی اور کالی روشنائی سے شاعر کی خطی محررہ ہیں۔ اس ڈائری پر بہت سے مصرعے اور اشعار کاٹ کر دوبارہ لکھے گئے ہیں، قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ ڈائری شاعر نے مشق کے لیے استعمال کی تھی اور اس بیاض کی حالت کافی خستہ ہے۔

بیاض نمر3:۔

یہ مٹیالے رنگ کا 1958 کے کیلنڈر کی ایک 8*14 کی ایک ڈائری ہے جس پر ہاتھ سے 1967 لکھا گیا ہے۔ یہ بیاض 123 صفحات پر مشتمل غیر مجلد اور تنگ لکیروں والی ڈائری ہے جس میں ایک نعت، 35 غزلیں، 15 نظمیں اور 35 قطعات ہیں۔ یہ تحریر بھی نیلی روشنائی والے فاؤنٹین پین سے لکھی گئی ہے۔ کئی صفحات خالی از تحریر ہیں اور یہ ایک نامکمل بیاض معلوم ہوتی ہے۔

بیاض نمبر4:۔

4*7 کی 50 صفحات پر مشتمل 1955 کے کیلنڈر کی ایک ڈائری ہے۔ اس نوٹ بک کے کچھ اوراق سادہ اور لکیروں کے بغیر اور کچھ اوراق تنگ لکیر دار ہیں۔ اس بیاض میں کالی روشنائی سے 42 غزلیں اور 12 قطعات درج ہیں۔

بیاض نمبر5:۔

عمران وحید (صاحبزادہ وحید تابش) کی مملوکہ وحید تابش کی قطعات پر مبنی بیاض 115 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس قلمی بیاض میں 1 نعت، 64 قطعات درج ہیں جبکہ آخر کے 30 صفحات خالی از تحریر ہیں۔ قطعات کی تدوین کے لیے اس بیاض کو بنیادی حیثیت دی جاسکتی ہے، کیونکہ اس میں 1991 سے 1996 تک کے قطعات بحساب تاریخ حاشیے کے ساتھ درج ہیں۔ اس کی باہر والی جلد (سرورق) پر اوپر کی جانب "قطعات تابش" کی سرخی، بائیں جانب جلد نمبر 37 اور دائیں جانب "شروع 24 اپریل 1990، غرب" درج ہے۔ اس کے علاوہ متفرق کاغذات پر بھی قطعات درج ہیں جو زیادہ تر ہفت روزہ "بلال" میں شائع ہوتے رہے اور کچھ تیسرے دور میں ہفت روزہ "غرب" میں چھپتے رہے۔ اس کے علاوہ دو تین اور ڈائریوں پر بھی وحید تابش کے قطعات درج ملتے ہیں۔

بیاض نمبر6:۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

یہ ایک بڑے سائز کا مجلد اور تنگ لکیروں والا رجسٹر ہے جس پر لکھائی کا انداز باقی بیاضوں سے مختلف ہے۔اس میں ایک حمد، دو نعتیں، 22 نظمیں اور 62 غزلیں موجود ہیں۔اس میں قطعات درج نہیں ہیں۔ نظموں کی تدوین کرتے ہوئے اس نسخے کو بنیادی نسخہ بنایا گیا ہے۔کالی روشنائی سے لکھی تحریر کے نیچے 'سن تحریر' بھی لکھا گیا ہے۔قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ رجسٹر خطی بیاض اور کلام وحید تابش کی تدوین کا پہلا نمونہ ہے۔

بیاضوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ وحید تابش نے ہر شعری صنف کے لیے علاحدہ بیاض کا استعمال کیا ہے، یہ بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وحید تابش ہر شعری صنف کے لیے الگ مجموعہ شائع کرانا چاہتے تھے لیکن وقت نے مہلت نہ دی اور یہ کام ادھورا رہ گیا۔ہر مشاق شاعر کی طرح وحید تابش نے بھی اپنے کلام کو کانٹ چھانٹ کے عمل سے گزارا ،ان کی بیاضوں میں کہیں الفاظ کی تبدیلی، کہیں مصرعوں کی تبدیلی اور کہیں پورے پورے اشعار بدل دیے گئے ہیں یا کاٹ دیے گئے ہیں۔ تخلیقی عمل کے اس نازک موڑ کو وحید تابش نے بڑی چابکدستی سے سرانجام دیا ہے۔بیاضوں میں موجود غزلوں کے اختلاف نسخ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

بیاض نمبر 2۔ دیوتا میں نے سمجھ کر جسے پوجا ہو گا

بیاض نمبر 6+روزنامہ امروز-14 دیوتا جان کے میں نے جسے پوجا ہو گا

بیاض نمبر 6۔ نام زندہ ہی رہا منصور کا

منصفوں کا فیصلہ، جیسا بھی تھا

یہ شعر بیاض نمبر 2 اور روزنامہ امروز میں درج نہیں ہے۔

بیاض نمبر 2+بیاض نمبر 6 دیکھا ہے وہ بھی آنکھ نے منظر "بہار" کا

بیاض نمبر 1 دیکھا ہے وہ بھی آنکھ نے منظر "چنار" کا

بیاض نمبر 2 آج تو بحر غم ہستی سے "بیڑا" پار ہو

بیاض نمبر 6 آج تو بحر غم ہستی سے "کشتی" پار ہو

بیاض نمبر 2 آہ نکلی تھی کہ اک شعلہ سا لپکا اے ندیم

بیاض نمبر 1 آہ کرتے ہی بس اک شعلہ سا لپکا اے ندیم

بیاض نمبر 4 طور ہے ادنیٰ کڑی میرے فسانے کی وحید+طور ہے ادنیٰ کڑی تابش فسانے کی مرے

بیاض نمبر 1 طور ہے پہلی کڑی تابش فسانے کی مرے

بیاض نمبر 2 برق مت سر پہ تو احسان اے بلبل اٹھا

بیاض نمبر 1 بجلیوں کا سر پہ مت احسان اے بلبل اٹھا

بیاض نمبر 2 میں وہ "بلبل" ہوں، چھوڑ دے جن کو

بیاض نمبر 1 میں وہ "پنچھی" ہوں، چھوڑ دے جن کو

بیاض نمر 1 وقت نے جب بھی دی صدا مجھ کو

لے کے پہنچا ہوں اپنا سر تنہا

یہ شعر بیاض نمبر 2 میں درج نہیں۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

بیاض نمبر 1 جب اس کو دیکھنے کی تمنا نہیں تجھے

بیاض نمبر 2 ملنے کی اس کو دل میں تمنا نہیں مگر

بیاض نمبر 2 زاہد تو اپنا جوڑ فرشتوں میں کر تلاش

انسان تو ازل سے ہے پتلا خطاؤں کا

یہ شعر صرف بیاض نمبر 2 میں درج ہے۔اس کے علاوہ کسی بیاض میں درج نہیں۔

بیاض نمبر 1 پھیلا تھا ایک سلسلہ "یادوں" کے جال کا

بیاض نمبر 4 پھیلا تھا ایک سلسلہ "نظروں" کے جال کا

بیاض نمبر 4 قطعات کیوں نہ یاد ہوں تابش انھیں مرے

کرتے ہیں وہ مطالعہ اکثر "بلال" کا

یہ مقطع بیاض نمبر 4 کے علاوہ کسی اور بیاض میں درج نہیں۔

بیاض نمبر 1 خون ہر "آنکھ" سے ٹپکا ہو گا

بیاض نمبر 2 خون ہر "شاخ" سے ٹپکا ہو گا

بیاض نمبر 2 جو ترے حسن کا شیدا ہو گا

بے نیاز غم دنیا ہو گا

یہ اضافی مطلع صرف بیاض نمر 2 میں درج ہے،اس کے علاوہ کسی اور بیاض میں درج نہیں ہے۔

بیاض نمبر 2+روزنامہ امروز منہ کے بل آخر گرے تابش وہ لوگ

بیاض نمبر 1+چہرے گلیاں خواب منہ کے بل تابش گرے آخر وہ لوگ

اس غزل کو 1982 میں شرافت علی(م) نے ریڈیو پاکستان کوئٹہ سنٹر سے بھی ریکارڈ کرائی۔

بیاض نمبر 1 مسکراتا ایک چہرا وقت کی دہلیز پر

بیاض نمبر 2 مسکراتا ایک چہرا اس گلی کے موڑ پر

بیاض نمبر 1 گلہ یہی ہے فقط آپ کے تغافل سے

بیاض نمبر 3 گلہ یہی ہے ستمگر ترے تغافل سے

بیاض نمبر 2 کروں نہ شکوہ مقدر سے کس لیے اے دوست

بیاض نمبر 1 یوں نہ ہو منھ سے کچھ نکل جائے

بیاض نمبر 2 میرے منھ سے نہ کچھ نکل جائے

بیاض نمبر 1 تو عدو کے چلن کی بات نہ کر

بیاض نمبر 2 اس کے "چال و چلن" کی بات نہ کر

"چال وچلن" کی ترکیب نحوی اعتبار سے غلط ہے۔

بیاض نمبر 1+بیاض نمبر 2+روزنامہ امروز لوگ صدیوں کی رفاقت کو بھلا دیتے ہیں

فاران+دبستان ملتان 15 لوگ برسوں کی رفاقت کو بھلا دیتے ہیں

یہ غزل جب جولائی 1967 میں "فاران" میں لفظ "برسوں" کی تبدیلی کے ساتھ چھپی تو وحید تابش نے ایڈیٹر فاران "ماہر القادری" کو تحریری احتجاج ریکارڈ کرایا، اور آئندہ اپنا کلام فاران کے لیے ارسال نہ کیا۔ اس غزل کو نصرت فتح علی خان نے گا کر امر کر دیا۔

بیاض نمبر 1 چاک سینے کے بھی مرہون رفو "ہوں" تابش

بیاض نمبر 2 چاک سینے کے بھی مرہون رفو "ہیں" تابش

بیاض نمبر 1 اپنی راتوں کو سوگوار کریں

بیاض نمبر 2 زندگی اپنی سوگوار کریں

بیاض نمبر 1 بے سبب ہم سے جو الجھے لوگ تیرے شہر میں

بیاض نمبر 2 بے سبب الجھے جو ہم سے لوگ تیرے شہر میں

بیاض نمبر 1 نہ جانے کیا خطا مجھ سے ہوئی ہے

بیاض نمبر 2 خدا جانے ہوئی ایسی خطا کیا

بیاض نمبر 2 طواف دل کو خود آتا ہے کعبہ

جنون عشق کے وہ سلسلے ہیں

یہ اضافی شعر صرف بیاض نمبر 2 میں درج ہے۔ اس کے علاوہ کسی بیاض مین درج نہیں۔

بیاض نمبر 1 وہ بھی شامل ہوئے اب حاشیہ برداروں میں

بیاض نمبر 3 آج شامل ہیں وہی حاشیہ برداروں میں

بیاض نمبر 3 میں درج ذیل اشعار اضافی درج ہیں جو کسی اور بیاض میں درج نہیں ہیں۔

عزم زندہ ہے تو زنداں کی حقیقت کیا ہے

خود بخود راستہ بن جائے گا دیواروں میں

دے گیا داغ جدائی سر منزل کوئی

تذکرہ چھوڑ گیا اپنا وہ اخباروں میں

وحید تابش ایک بے باک اور بے ساختہ قطعہ نگار ہیں۔ وحید تابش کی قطعات نگاری سے مقامی اور ملکی سطح کی سیاسی و سماجی صورتحال پر مبنی تاریخی شعور نمایاں ہوتا ہے جو ان کے حالات حاضرہ پر بے باک تبصرے اور بے لاگ تنقید سے مزید جلا پاتا ہے۔

سلیم فراز کہتے ہیں:

"قطعات تابش جس طرح مقامی سیاست کی عکاسی کرتے ہیں اسی طرح

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

ملکی سیاست کی آئینہ داری کرتے نظر آتے ہیں۔ موجودہ حالات کا باریک بینی سے مشاہدہ کرنا، پھر تجزیہ کر کے اپنی رائے کو منظوم طریقے سے پیش کرنا کارِ دشوار ہے۔ لیکن وحید تابش اس فن کے ماہرے ھت۔ خبروں اور حالات کا تجزیہ طنزیہ انداز سے پیش کرنا ان کے قطعات کا خاصہ ہے۔ جس کی مثال میں ان کے بے شمار قطعات پیش کیے جاسکتے ہیں"۔16

بنیادی مآخذات:۔

بیاض نمبر1، بیاض نمبر2، بیاض نمبر3

بیاض نمبر4، بیاض نمبر5، بیاض نمبر6

حوالہ جات:۔

1۔ وحید تابش، "پس سرورق، تعارف۔ خواب، چہرے، گلیاں" محور پبلشرز، کینیڈا، 22 جنوری 2015ء

2۔ سلیم فراز سے انٹرویو، 2 مئی 2019ء، بلاک 35، ڈیرہ غازی خان

3۔ وحید تابش، غزل، مشمولہ: "گلہائے رنگ رنگ" دبستان سحر پبلشرز، ڈیرہ غازی خان، اپریل 1960ء، ص20

4۔ ہفت روزہ، "غرب"، جولائی 1991ء، ڈیرہ غازی خان

5۔ ہفت روزہ، "بلال"، اپریل 1995ء، ڈیرہ غازی خان

6۔ وحید تابش، ماہیے، مشمولہ: سہ ماہی "ارتکاز" شمارہ نمبر 3،4، ارتکاز پبلشرز، کراچی، جون تا دسمبر 2003ء، ص187

7۔ وحید تابش۔ غزل، مشمولہ: سہ ماہی "فاران" کیمبل اسٹریٹ، کراچی، جولائی 1967ء، ص37

8۔ وحید تابش، بازگشت، مشمولہ: "ماہ نو" ادارہ مطبوعات پاکستان، کراچی۔ اگست 1982ء، ص53

9۔ تصدیق نامہ تابش دہلوی، 30 اگست 1998ء مملوکہ: عمران وحید، بلاک ا، ڈیرہ غازی خان

10۔ ناصر زیدی، "دوست برسوں کی رفاقت کو بھلادیتے ہین"، روزنامہ پاکستان، ملتان، 20 اگست 2009ء، ص10

11۔ سلیم فراز سے انٹرویو، 2 مئی 2019ء، بلاک 35، ڈیرہ غازی خان

12۔ محبوب عالم، ڈاکٹر، "وحید تابش۔ شاعر حیات"، مشمولہ: اوراق ادب، کتابی سلسلہ 2، اسلام آباد کالونی، سمن آباد، لاہور، ستمبر/اکتوبر 2014ء، ص58

13۔ وحید تابش، "خواب چہرے، گلیاں"، محور پبلشرز، کینیڈا، 22 جنوری 2015ء

14۔ اے بی اشرف، ڈاکٹر، "آج کا شاعر" مشمولہ: روزنامہ امروز، ملتان، 27 جنوری 1983ء

15۔ سید مسعود کاظمی، "دبستان ملتان"، دی ایڈوائزر پبلیکیشنز اینڈ مارکیٹنگ، ملتان، اکتوبر 2015ء، ص506 تا 507

16۔ سلیم فراز سے انٹرویو، 2 مئی 2019ء، بلاک 35، ڈیرہ غازی خان